عالم اسلام میں امام خمینیؒ کی شخصیت کی تاثیر

حجۃ الاسلام مولانا سید فدا حسین بخاری۔

"الذین یبلغون رسالات اللہ و یخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ و کفیٰ باللہ حسیباً"۔ وہ جو خدائی پیغامات کی تبلیغ کرتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں وہ سوائے اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔

اس آیہ کریمہ کے بارز ترین مصادیق انبیاء اور ان کے اوصیاء ہیں اور وہ علمائے ربانی ہیں جو اللہ تبارک وتعالی سے ڈرتے ہیں۔ آج جس شخصیت کے بارے میں گفتگو کرنے جارہے ہیں، اُنہیں اس آیت کا ایک مصداق قرار دیا جاسکتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں، اس وارث انبیاء، امام خمینیؒ نے دین اسلام کی سر بلندی کے لئے اور اس کے حقیقی معنوں میں نفاذ کے لئے جو جدوجہد کی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے اس راستے میں صرف خداوند متعال کی رضا کو سامنے رکھا۔

ہمارا موضوع یہ ہے کہ امام خمینیؒ کی ذات نے عالم اسلام پر کیا اثرات چھوڑے؟ جیسا کہ معلوم ہے کہ انسان کی شخصیت کا اظہار، اس کے قول، فعل اور عمل سے ہوتا ہے۔ کہنے کو تو سب انسان، انسان ہوتے ہیں، لیکن انسان کی شخصیت اس کے کردار سے تشکیل پاتی ہے، جتنا کردار بلند ہوگا اتنی ہی شخصیت بلند ہوگی اور یہ کردار انسان کا اپنا فعل ہوتا ہے اور وہ خود اس کا فاعل ہوتا ہے۔ فعل کی عظمت کو دیکھ کر فاعل کی عظمت کا اندازہ ہوجاتا ہے۔ "انقلاب اسلامی ایران (بقول رہبر معظم آیت اللہ خامنہ ای) بدون نام خمینی ہیچ جای دنیا شناختہ شدہ نیست"۔ خمینی کے نام کے بغیر انقلاب اسلامی کی پہچان نہیں ہے۔ امام خمینیؒ اور انقلاب اسلامی لازم و ملزوم بن گئے ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کی ایک کا نام آئے اور دوسرے کا نام نہ آئے۔ انقلاب اسلامی امام خمینیؒ کے بہت سے کاموں میں سے ایک اہم کام ہے۔ اگر کوئی مورخ، محقق، متفکر اور دانشور اس انقلاب اسلامی کی کما حقہ اہمیت وعظمت درک کرسکتا ہے تو پھر وہ اس کام کے انجام دینے والے فاعل اور بانی کی عظمت کو پہچان سکتا ہے اور پھر فلسفی اعتبار سے فعل کتنا ہی عظیم ہو، اس فعل کا فاعل بہرحال اپنے فعل سے عظیم تر ہوتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے بعد ہم انقلاب اسلامی کی عظمت کو سمجھ سکتے ہیں، لیکن ابھی دنیا اس اسلامی انقلاب کی عظمت ورفعت اور اس کی گیرائی و گہرائی سے پوری طرح واقف نہیں ہوئی، جوں جوں وقت گزر رہا ہے، امام کے لائے ہوئے انقلاب کی وسعت کا احساس دنیا کو ہورہا ہے۔

امام خمینیؒ کی شخصیت تاریخ ساز اور ہمہ جہت شخصیت تھی، وہ اپنے زمانے کے مجتہد اعظم بھی تھے، مفکر اسلام بھی، عارف کامل بھی، چوٹی کے سیاستدان بھی، شاعر عرفان بھی، ممتاز فلسفی بھی، علم اخلاق کے استاد بھی، ملت اسلامیہ کے رہبر کبیر اور امام انقلاب بھی تھے، ان کی شخصیت کے جس جس پہلو پر غور کریں

اُس اُس میں وہ رہبر ورہنما نظر آتے ہیں۔ان کی شخصیت نے دنیا میں عموماً اور عالم اسلام میں خصوصاً اتنے اَنمٹ نقوش چھوڑے ہیں جن کا احاطہ کرنا اس مختصر تحریر میں ناممکن ہے، ان کی شخصیت اور انقلاب اسلامی پر سینکڑوں مقالے اور کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ امام خمینیؒ کی سترھویں برسی کے موقع چند نکات نشاندہی کرتا ہوں جنہوں نے عالم اسلام میں گہرا اثر ڈالا۔

دین اور سیاست کا اتحاد: امام خمینیؒ کی تعلیمات وہی ہیں جو سرکار دو عالم رسول کریمؐ کی ہیں۔امام خمینیؒ رسول پاکؐ اور اہل بیت اطہارؑ کے حقیقی پیروکار اور وارث تھے۔حضرت محمد مصطفیؐ نے مدینہ میں پہنچتے ہی پہلی اسلامی ریاست کی تشکیل کرکے بتا دیا کہ اسلام جہاں انسان کا اپنے رب کے ساتھ رابطے اور بندگی پر زور دیتا ہے، وہاں وہ انسانوں کے انسانوں کے ساتھ رابطے اور معاملات میں بھی قوانین رکھتا ہے چونکہ اسلام انسان کی دنیاوی زندگی اور اُخروی زندگی دونوں کے لئے بہبودی اور فلاح کا پیغام لے کر آیا ہے۔اسلام بندوں کے مادی اور معنوی حقوق کے تحفظ کا ضامن ہے اور یہ ضمانت اس وقت تک فراہم نہیں ہوسکتی جب تک حکومت اسلامی کی تشکیل نہ ہو اس لئے پہلی اسلامی حکومت کی بنیاد پیغمبر اسلامؐ نے رکھی۔ان کی رحلت کے بعد خلفائے مسلمین نے خلافت کی شکل میں اس کو برقرار رکھا۔امیر المومنین حضرت علیؑ نے تقریباً پانچ سال حکومت اسلامی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں رکھی۔ان کی شہادت کے بعد امام حسن مجتبیٰؑ نے چھ مہینے حکومت کی۔پس اگر سیاست شجرہ ممنوعہ ہوتی اور ملک داری قبیح عمل ہوتا تو رسول کریمؐ، امیر المومنینؑ اور دوسرے آئمہ اطہارؑ اس کے لئے کیوں جد وجہد کرتے۔اللہ کی زمین پر اللہ کے قانون کی حاکمیت ہر نبی، ہر ولی اور ہر عالم ربانی کی خواہش اول رہی ہے۔ امام خمینی نے اپنی کتاب ولایت فقیہ لکھ کر اور پھر انقلاب لاکر حکومت اسلامی تشکیل دے کر رسول اسلامؐ اور امیر المومنینؑ کی سیرت کا احیاء کردیا۔

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے: دنیا کے بڑے بڑے مفکر، دین اور مذہب کو افیون قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ ترقی کے راستے میں مذہب سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔امام خمینیؒ نے انقلاب لاکر اور کامیابی سے ملک کو چلا کر بتا دیا ہے کہ جس طرح اسلام کے قوانین معاشرے کو صحیح خطوط پر چلا سکتے ہیں اور انسانوں کے تکامل اور کمال کے لئے سازگار ہیں، اس طرح کوئی دوسرا قانون سازگار نہیں ہوسکتا۔اسی لئے جب انقلاب کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ ملک کا کیا نام ہو تو فرمایا: جمہوری اسلامی نہ ایک لفظ زیادہ اور نہ ایک لفظ کم۔آپ نے "لاشرقیہ ولا غربیہ اسلامیہ جمھوریہ" کا نعرہ دیا۔

وحدت اسلامی: امام خمینیؒ نے قرآن مجید کے اس حکم "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا" پر خود عمل کرتے ہوئے اپنے پیغامات میں ہمیشہ وحدت اور اتحاد کا درس دیا۔انہوں نے مسلمانوں کو تاکید کی کہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں اور اپنے مشترکہ دشمن کے سامنے ڈٹ جائیں۔انقلاب کے بعد ایران اور پورے عالم اسلام میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے ایام کو ہفتہ وحدت کا عنوان قرار دیا۔اب تمام مکاتب فکر اکھٹے مل کر رسول پاک کی سیرت طیبہ پر کانفرنس اور سیمینار کا اہتمام کرتے ہیں، جلسے کرتے ہیں اور جلوس مشترکہ طور پر نکالتے ہیں۔

ظلم اور ناانصافی کے خلاف جدوجہد: امام خمینیؒ نے مسلمانوں کو یہ پیغام بھی دیا کہ ہمیں نہ کسی پر ظلم کرنا چاہئے اور نہ ظلم سہنا چاہئے۔امام خمینیؒ فرماتے ہیں کہ جتنی دیر ظلم کو برداشت کرواتنی ہی بڑی قربانی دے کر اس سے نجات حاصل کرنا پڑے گی۔امام خمینیؒ نے رسول پاک کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے خالی ہاتھ باطل قوتوں سے نبرد آزمائی کی جس طرح رسول پاکؐ ۳۱۳ ساتھیوں کے ساتھ اپنے کئی گنا زیادہ طاقتور دشمن سے ٹکرا گئے اور کامیاب ہوئے، اسی طرح امام خمینیؒ نے عمل کیا اور کامیاب ہوگئے۔عصر حاضر میں امام خمینیؒ کی تحریک جذبہ ایمانی سے سرشار ہوکر کامیاب ہوئی اور مسلسل ظلم کے خلاف برسر پیکار ہے۔

محروموں اور مستضعفین کی آواز: امام خمینیؒ نے نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ دنیا کی محروم قوموں کے حق میں آواز بلند کی جہاں جہاں آزادی کی تحریکیں چل رہی تھیں، امام خمینیؒ کی شخصیت ان کے لئے الہام بخش تھی اور آج بھی ہے۔دنیا کی محروم ومظلوم قوموں کے افراد یہ کہتے ہیں کہ کاش ہم میں بھی کوئی خمینی پیدا ہو جائے۔

روز قدس کا اعلان: امام خمینیؒ نے انقلاب سے پہلے اور انقلاب کے بعد ہمیشہ ملت مظلوم فلسطین کی حمایت کی اور قدس کی آزادی کے لئے اور اس فکر کو زندہ رکھنے کے لئے کہ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ اول ہے، یہ مسلمانوں کو ملنا چاہئے۔رمضان مبارک کے آخری جمعۃ المبارک کو روز قدس قرار دیا ہے۔الحمدللہ اب تمام عالم اسلام میں رمضان کا آخری جمعہ یوم القدس کے طور پر منایا جاتا ہے اور مسلمانوں میں بیداری کا کام دیتا ہے۔

برائت از مشرکین: حج کے موقع پر رسول پاک اور امیر المومنینؑ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے برائت از مشرکین کا حکم دیا۔ اس پیغام پر عمل کرتے ہوئے سینکڑوں حاجیوں نے اپنی جان کا نذرانہ دیا، لیکن پھر بھی اس کام کو جاری وساری رکھا۔

مسلمان حکمران کے لئے پیغام: امام خمینیؒ نے دس سال تک حکومت کی نہایت سادہ زندگی گزاری چھوٹے سے مکان میں ان کے تصرف میں دو کمرے تھے، ایک میں وہ استراحت کرتے تھے اور ایک کمرہ ملاقات کرنے والوں سے مخصوص تھا۔انقلاب کے بعد ان سے کہا گیا کہ آپ کے لئے شاہ کے محلات میں سے کوئی محل مخصوص کردیتے ہیں، لیکن آپ نے منع کردیا اور فرمایا ایسی جگہ ڈھونڈو جہاں چھوٹے مکان کے ساتھ حسینیہ یا امامبارگاہ ہو، جہاں لوگوں سے رابطہ رہے

اور ان کی رہنمائی کے لئے براہ راست پیغام دے سکوں آپ نے چودہ سو سال بعد رسول پاکؐ اور امیر المومنینؑ کی سیرت کا احیاء کیا، جنہیں دنیا فراموش کر چکی تھی اور حکمرانوں کو پیغام دیا کہ بیت المال کو اپنی جاگیر نہ سمجھو، امانت سمجھو۔

روس کے صدر گورباچف کو اسلام کی دعوت:

امام خمینیؒ نے رسول پاکؐ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے روس کے صدر گورباچف کو اسلام کی دعوت دی اور پیشگوئی کی کہ اب کمیونزم کو دنیا کے سیاسی عجائب گھروں میں دیکھنا۔ اب بطور یہ سسٹم فیل ہو چکا ہے۔ آپ کی اور آپ کے ملک کے لئے یہی بہتر ہے کہ ایک خدا کی بندگی کرلو، ایسے نمونہ امام خمینیؒ کے پیروکاروں سے اب بھی دیکھنے میں آرہے ہیں۔ ☆☆☆☆☆